روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 11 جولائی 2009ء 17 رجب 1430 ہجری 11 وفا 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 155

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام **محمد** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس **عالی مرتبہ کا نبی** ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ **وہ توحید** جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام **اوّلین وآخرین** پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک **فیض** کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذُرّیّتِ شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی **بزرگ نبی** کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم مُنور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

وہ لوگ جو اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مُرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا .... ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یوں تو شیطان بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ مگر صرف واحد سمجھنے سے نجات نہیں ہوسکتی بلکہ نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جلشانہٗ کی اُسکے دل میں جاگزین ہو۔ کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اُس کی راحت جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے یہی توحید حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص 118)

ہر حیثیت ایک سبق ہے

مشہور صوفی منش ہندو بزرگ مہاتما ستیہ دھاری اپنی کتاب ''بحر نبوت'' میں لکھتے ہیں۔

''دین اسلام لانے والے حضرت محمدؐ صاحب کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے۔ حضرت کی ہر ایک حیثیت دنیا کے لئے سبق دینے والی ہے۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ۔ سمجھنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل ہو۔''

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 51)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔ خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں'' (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

(مرسلہ: سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 14-4550/3 معرفت مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

مشعل راہ

اعمال کا وہ حصہ جو نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔اور وہی معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔اگر کوئی انسان بندوں سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بد اخلاق ہے اور اگر خدا سے جھوٹ بولتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی روحانیت مردہ ہوگئی ہے۔اور جب کسی کے دونوں پہلو درست ہوں تو تب ہی وہ دیندار اور متقی کہلا سکتا ہے۔پس جب اخلاق مطابق شریعت کئے جائیں تو وہ روحانیت کے ساتھ مل کر دین کہلاتے ہیں۔لیکن جب وہی افعال بغیر روحانیت سے اشتراک کے تمدن کے طور پر کئے جائیں تو ایسے انسان کے متعلق کہتے ہیں کہ بڑا با اخلاق ہے۔

میں پہلے اخلاق کو لیتا ہوں پھر روحانیت کو بیان کروں گا۔لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اخلاق اور روحانیت میں فرق صرف یہی ہے کہ ہماری طاقتوں کا ظہور انسانوں کے ساتھ معاملات میں اخلاق کہلاتا ہے اور انہی طاقتوں کا خدا تعالیٰ کے متعلق ظہور روحانیت کہلاتا ہے۔اس لئے جہاں میں اخلاق بیان کروں گا وہاں ساتھ ہی روحانیت کا بھی پتہ لگ جائے گا۔اور جہاں فرق بتانے کی ضرورت ہوگی وہاں فرق بیان کر دوں گا۔

اخلاق کے مسئلہ پر غور کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خلق کیا چیز ہے۔اس کے متعلق اسلام کے سوا سب مذہبوں نے اور فلسفیوں نے لغزشیں کھائی ہیں اور اس کی عجیب عجیب تعریفیں کی ہیں۔مثلاً (1) بعض کے نزدیک خلق اس گہری جڑ رکھنے والے ملکہ کا نام ہے جس سے انسانی اعمال بلا فکر و رویہ آپ ہی آپ سرزد ہوتے ہیں۔یا جس کے ماتحت انسان بلا فکر و رویہ کسی فعل کے کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔(2) بعض کے نزدیک خلق وہ نیک مادہ ہے کہ جو انسان کے اندر خدا کی ذات پر دلالت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔(3) بعض کے نزدیک خلق وہ مادہ ہے جو لمبے تجربہ کے بعد انسان میں پیدا ہو گیا ہے اور اب ورثہ کے طور پر انسانوں میں آتا ہے۔یورپ کے فلاسفر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

میرے نزدیک خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو۔یعنی چاہے تو ان سے کام لے اور چاہے تو ترک کر دے۔اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں جس میں قوت فکر نہ ہو تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں جیسے حیوانوں میں ہوتا ہے۔حیوان محبت اور پیار کرتے ہیں مگر ان کو با اخلاق نہیں کہہ سکتے بلکہ طبعی تقاضے کہتے ہیں۔پھر اگر اس قسم کے افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو جیسے نباتات یا جمادات تو انہیں ظہور قدرت کہیں گے۔

مضمون کا یہ حصہ مشکل ہے۔اگر بعض دوست اسے نہ سمجھ سکیں تو جب یہ کتاب کی شکل میں چھپ جائے گا اس وقت سمجھ جائیں گے۔مگر اس کے بغیر چونکہ مضمون کا اگلا حصہ نہیں چل سکتا اس لئے بیان کرتا ہوں۔اگلا حصہ آسان ہے وہ سب دوست سمجھ سکیں گے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 ص176)

تقسیم انعامات و اختتامی تقریب

سالانہ تعلیمی، تربیتی و فنی کلاس مجلس نابینا ربوہ

بفضل اللہ تعالیٰ مورخہ 20 جون تا 30 جون 2009ء مجلس نابینا ربوہ کو گیارہ روزہ تعلیمی، تربیتی و فنی کلاس منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔جس کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 20 جون کو صبح 8:30 بجے انصار اللہ مقامی کے ہال میں منعقد ہوا۔افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری مطیع الرحمٰن صاحب نائب ناظر امور عامہ تھے۔جن کے خطاب اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح ہوا۔

سالانہ تربیتی کلاس میں مختلف جماعتی ادارہ جات کے احباب نے تشریف لا کر اپنے شعبہ کے بارہ میں مفید معلومات، فراہم کیں۔کلاس میں بنیادی دینی معلومات کے ساتھ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔علمی مقابلہ جات میں دینی و عام معلومات، حفظ قرآن، حفظ احادیث، مقابلہ تلاوت ،نظم، تقریر، بیت بازی، مشاہدہ معائنہ اور ورزشی مقابلہ جات میں چھلانگ، کلائی پکڑنا، لمبا سانس، الٹی گنتی گننا، شخصی شناخت، میوزیکل چیئرز، رسہ کشی نیز رسہ کشی نابینا VS مہمانان اور ثابت قدمی کے مقابلہ جات شامل ہیں۔دوران کلاس ایک محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔اس مجلس کے صدر مکرم لئیق احمد صاحب عابد تھے۔بیوت الحمد پارک میں پکنک بھی منائی گئی۔

کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ یکم جولائی 2009ء کو ایوان ناصر میں بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔جس میں ممبران مجلس کے علاوہ دیگر معزز مہمانان نے بھی شرکت کی۔اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ نے یکم جولائی 2008ء تا 30 جون 2009ء کے دوران مجلس نابینا ربوہ کو احمدی نابیناؤں کی تعلیم، تربیت، فلاح و بہبود اور تفریح کے لئے جو کام کرنے کی توفیق ملی اس کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دوران سال اہم جماعتی دنوں کی مناسبت سے 5 تقاریب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ، جلسہ یوم مسیح موعود، یوم خلافت، یوم مصلح موعود اور عید ملن پارٹی منعقد کی گئیں۔قومی تہواروں کی مناسبت سے 6 پروگرام یوم پاکستان، یوم آزادی، یکم جنوری، یکم مئی، 3 دسمبر اور یوم معذوراں کے پروگرام قابل ذکر ہیں۔ نیز 15 اکتوبر کو سفید چھڑی کی مناسبت سے ایک خصوصی تقریب بھی منعقد کی گئی۔ مورخہ 31 مئی کو خلافت لائبریری میں رنگ بہاراں پروگرام ترتیب دیا گیا جس میں نابینا حضرات نے خلفاء سلسلہ کے ساتھ اپنی حسین یادوں کو پیش کیا۔ربوہ میں موجودہ بزرگان سلسلہ کے ساتھ صحبت صادقین کے نقطہ نظر سے 12 اجتماعی ملاقاتوں کے پروگرام عمل میں لائے گئے۔مجلس کی طرف سے دوران سال روزنامہ الفضل ربوہ میں 35 اعلانات و رپورٹس شائع کروائی گئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں 35 خطوط اور فیکسز ارسال کی گئیں۔

مجلس نابینا ربوہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مرکز اتحاد نابینا فیصل آباد کے سالانہ اجلاس میں 25 رکنی وفد شامل ہوا۔اسی طرح جھنگ کی مجلس عاملہ کی 2 سہ ماہی میٹنگ میں 2 رکنی وفد شامل ہوتا رہا۔خلافت لائبریری کے بلائنڈ سیکشن میں روزانہ 7 اراکین استفادہ کرتے رہے جبکہ مجلس نابینا کی ہفتہ وار میٹنگ میں اوسطاً حاضری 15 سے 20 تک رہی۔عیدین کے مواقع پر نظارت امور عامہ اور بعض دیگر مخیّر حضرات کے تعاون سے نقدی، 85 سوٹ، 12 جوڑے جوتے اور 130 افراد میں اشیاء خورونوش اور راشن تقسیم کیا گیا۔قربانی کا گوشت بھی تقسیم کیا گیا۔ضرورت مند اور مستحق اراکین کی مالی معاونت کی جاتی رہی۔غریب بچیوں کی شادی، بیوہ، یتامیٰ اور معذور افراد کے لئے 60 ہزار روپے دیئے گئے، اسی طرح مکان کی تعمیر کیلئے بھی حسب توفیق مالی مدد کی گئی۔فضل عمر ہسپتال و طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے تعاون سے نابینا مجلس اور ان کے بیوی بچوں کا فری علاج کروانے میں 25 افراد کو مدد دی گئی۔

رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے اراکین مجلس میں انعامات اور گھڑیاں تقسیم کیں اور اپنے اختتامی خطاب میں مجلس نابینا ربوہ کے تمام اراکین کو اپنے آپ کو معاشرے کا مفید، مستعد اور فعال رکن بننے سے متعلق قیمتی نصائح سے نوازا۔اختتامی دعا کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی جبکہ بعد نماز مغرب مدعوین کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔جس میں اہم جماعتی اداروں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔اختتام پر مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری نے تمام مہمانوں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجلس نابینا ربوہ کو بہتر سے بہتر پروگرام پیش کرنے اور خلیفہ وقت کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(ایم۔اے۔رشید)

☆☆☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم داؤد احمد حنیف صاحب

میری والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

زوجہ چوہدری سید محمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی پیدائش ونجواں ضلع گورداسپور انڈیا میں اغلباً 1923ء میں ہوئی۔ ان کے والد حضرت میاں چوہدری فقیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ونجواں تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کو یہ فخر حاصل ہے کہ جب لوائے احمدیت کے لئے کپڑے کی تیاری شروع ہوئی تو حضرت چوہدری صاحب نے زمین خود تیار کر کے ہر بیج پر دعائیں کرنے کے بعد اپنی زمین میں کپاس کے بیج بوئے۔ خود اپنے کنویں سے پانی دیتے اور اس طرح کپاس کے پودوں کی پرداخت کرتے رہے۔ خود بھی اور منتخب رفیقات مسیح موعود سے بھی چنوائی کروائی اور پھر حضرت حشمت بی بی صاحبہ نے اسے کاتا اور جب سوت تیار ہو گیا تو اسے قادیان لے جا کر پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود نے اسے قبول فرمایا اور پھر اس سے لوائے احمدیت تیار کیا گیا۔

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ کو بچپن میں پڑھنے کا شوق تھا مگر دیہاتی ماحول میں لڑکیوں کو پڑھانے کا رواج نہ تھا بلکہ بُرا سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ والدہ صاحبہ اپنے شوق کے باعث چھپ کر تھوڑی بہت تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ اس طرح انہوں نے قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا اور کچھ اردو بھی سیکھ لی۔

جب لجنہ اماء اللہ کے قیام کے لئے حضرت آپا مریم صدیقہ صاحبہ ونجواں گاؤں کے دورہ پر تشریف لے گئیں اور خواتین کو ترغیب دی کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو یہاں قائم کرنا ہے تو حضرت حشمت بی بی صاحبہ اور دیگر عورتوں نے جواباً عرض کی کہ آپ تو لجنہ کی تنظیم قائم کر کے واپس چلی جائیں گی لیکن یہاں تو ہم سب ناخواندہ ہیں، کام کون کرے گا؟ (والدہ صاحبہ مرحومہ نے خود بیان فرمایا کہ) اس پر حضرت آپا جان نے میری طرف شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے حسن ظن سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ ''یہ لڑکی کام کرے گی آپ اس کو منتخب کر لیں''۔ حضرت آپا جان کی توجہ اور دعاؤں کے طفیل مجھے اس وقت سے مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق ساری عمر ملتی رہی۔ شادی کے بعد سندھ میں محمود آباد ضلع میر پور خاص اور پھر چک 332 ج۔ب دُھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لجنہ کی خدمت کی بڑی توفیق ملی۔

جب والدہ صاحبہ کی شادی ہوئی اس وقت محترم والد صاحب حضرت مصلح موعود کے باڈی گارڈ تھے۔ چنانچہ شادی کے دوپٹے کے کناروں پر گوٹا آپا مرحومہ حضرت اُمّ وسیم صاحبہ نے کمال محبت وشفقت سے خود لگا کر تیار کر کے والدہ صاحبہ کو دیا اور بڑے پیار سے شادی کی۔ اور ہمیشہ بڑی شفقت کا سلوک فرماتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

چک 332 ج۔ب دُھنی دیو میں آپ بڑے لمبے عرصہ تک لجنہ کی روح رواں اور صدر رہیں۔ گاؤں میں احمدی مستورات کو منظّم کرنے اور انہیں دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے بہت اہم کام کیا۔ بیت الذکر میں حاضر ہونے کی لگن دیہاتی عورتوں میں پیدا کرنا بڑا کٹھن کام تھا مگر چونکہ آپ کو بچپن سے دین کی لگن لگی تھی اور اس پر مستزاد حضرت آپا مریم صدیقہ صاحبہ کی شفقت اور رہنمائی سے آپ کا جذبہ خدمت دین بیدار رہتا تھا۔ چنانچہ آپ ہر احمدی گھر میں بار بار جاتیں۔ دوپہر کے وقت ایک بیٹھک میں جمع ہو کر قصائد اور دینی کہانیاں عورتوں کو سناتیں جس میں غیر احمدی پڑوسی عورتیں بھی شامل ہو جاتیں۔ عورتوں کو لجنہ کے چندہ کی اہمیت بتاتیں اور ان سے چندہ ممبری اکٹھا کرتیں، نئی پختہ بیت الذکر کی تعمیر اور اس کی آبادکاری کی خاطر آپ نے بہت محنت سے کام کیا۔ گھر گھر جا کر انہیں نماز جمعہ میں حاضر ہونے کی اہمیت بتاتیں۔ انہیں بار بار خود گھروں میں جانا پڑتا بلکہ جس کام میں وہ مصروف ہوتیں ان سے کام چھڑوا کر انہیں ساتھ لاتیں یہاں تک کہ مستورات بیت الذکر جانے کی عادی ہو جاتیں۔ ہر سال بیت کی لپائی کا کام لجنہ کو ساتھ لے کر بروقت مکمل کرتیں، آپ نے پریذیڈنٹ جماعت مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم کو ترغیب دی کہ ہمارے گاؤں میں غیر از جماعت نے دو عالیشان اور پختہ بیوت الذکر تعمیر کی ہوئی ہیں اور ہماری یہ پُرانی کچی بیت چلی آ رہی ہے اور اب لپائی سے بھی اس کی مرمت صحیح طریق سے نہیں ہوتی۔ آپ مردوں کو ترغیب دیں اور میں لجنہ کو ترغیب دونگی اور اگر مرد اور عورتیں تعاون کریں تو بیت پختہ تعمیر ہو جائے گی۔ انہوں نے شروع میں تو اظہار کیا کہ اتنی رقم کہاں سے آئے گی یہ ممکن نہیں ہے۔ آپ نے انہیں کہا کہ یہ خدا کا گھر ہے اس کے لئے جب ہم کام شروع کر دیں گے تو اللہ برکت دے گا۔ ہمارے کچھ بچے اور نوجوان غیر ممالک میں گئے ہوئے ہیں ان سے وعدے لیں گے۔ آپ فکر نہ کریں صرف ایک دفعہ مردوں کو اس بات پر رضامند کر لیں کام ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس کار خیر کی حامی بھر لی اور مردوں سے صلاح مشورے کئے اور جو کام لوکل طور پر بغیر رقم خرچ کر کے وقار عمل سے کیا جا سکتا تھا پہلے اس کو شروع کیا گیا اور کام کی تقسیم کر لی گئی۔ بیت کی جگہ چونکہ بہت گہری تھی اسے سڑک سے بلند کرنے کے لئے کھیتوں سے مٹی لانے کا کام آپس میں تقسیم کر لیا گیا اور ہر ایک اپنی باری پر اپنی بیل گاڑی کے ذریعہ مٹی لاتا اور نیچی جگہ پر ڈالتے گئے اور کام میں جوش پیدا ہوتا گیا۔ احاطہ بیت سڑک سے کافی بلند ہو گیا۔

بیت کی تعمیر کے لئے میٹریل خریدنے اور رقم جمع کرنے کی مرکز سے اجازت کے بعد قریبی اور تعلق رکھنے والے احمدیوں کو خطوط لکھے اور تعمیر کا منصوبہ بنایا تو لوگوں نے اچھا جواب دیا۔ بیرون ملک سے اپنے بیٹے منور احمد کو رقم بھجوانے کے لئے کہا انہوں نے بھی خاصی رقم خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے بھجوادی۔ کاریگر کی تنخواہ رقم سے مہیا ہوتی رہی اور مزدوری کا کام اکثر احمدی خواتین کو منظّم طریق پر سپرد ہوا اور انہوں نے خدا کے فضل سے مسلسل قربانی کر کے بالآخر 20×40 فٹ کی مسقّف پختہ بیت تعمیر کر لی۔ اس بیت کی تعمیر میں بہت بڑا حصہ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کا ہے۔

تعلیم القرآن

گاؤں میں احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم القرآن کا کام آپ نے سال ہا سال تک بڑی بشاشت سے سرانجام دیا۔ وہاں پر اس کام کے لئے کوئی ملازم ٹیچر تو تھے نہیں، بچے والدہ صاحبہ کے پاس گھر آ جاتے اور آپ ہر ایک کو پڑھاتیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن سے لے کر قرآن کریم ناظرہ پڑھاتیں اور چھوٹی سورتیں بھی یاد کرواتیں اور قرآن مکمل کرواتیں۔ ساری عمر یہ کام کرتی رہیں اور سینکڑوں بچوں نے آپ سے قرآن پاک سیکھا۔

چندہ جات

لجنہ کے ممبری چندہ کے علاوہ تحریک جدید کے چندہ کے لئے بہت محنت کرتیں۔ خود بھی حسب توفیق ادا کرتیں اور دوسری ممبرات لجنہ کو بھی اس کی اہمیت بتاتیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتی تھیں کہ ایک سال چندہ تحریک جدید بعض وجوہ کی بنا پر ادا نہ کر سکیں اور بالکل آخری دن آ گئے اس سال گھر میں آمد کے ذرائع نہیں تھے۔ گاؤں میں زمیندار خاندان کی عورتوں کا کوئی مزدوری کا کام کر کے رقم حاصل کرنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا نہ برادری اس کو برداشت کرتی تھی اور چندہ دینے کا وقت گزر رہا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی ایک سہیلی غالباً محترمہ رشیدہ سندھن صاحبہ کو کہا کہ تم مزدوری پر روئی مجھے لا دو اور کسی کو پتہ بالکل نہ چلے کہ میں نے مزدوری پر یہ کام کیا ہے۔ میں نے چندہ دینا ہے چنانچہ وہ پانچ سیر روئی تھوڑی تھوڑی کر کے لائی اور میں چرخہ کات کر اسے واپس دیتی رہی۔ جب یہ کام مکمل ہو گیا تو مجھے چھ روپے مل گئے۔ چنانچہ میں نے وہ لے کر چندہ تحریک جدید اُس سال ادا کیا اور خدا کا شکر کیا کہ اپنے وعدہ کو پورا کر لیا۔

خدا تعالیٰ کی نصرت

یہ اغلباً 1949ء کی بات ہے کہ محترم والد صاحب سندھ کی زمینوں پر ملازمت کے دوران میعادی بخار میں مبتلا ہو گئے اور بیماری کا اثر اعصاب و دماغ پر ایسا پڑا کہ وہ تقریباً دس سال کوئی ملازمت یا زمیندارہ کرنے کے قابل نہیں تھے۔ ہم چھوٹے بچے تھے اور سب پڑھائی میں مصروف تھے ہمارے خالہ زاد بھائی میٹرک میں تھے کہ اچانک ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ والدہ صاحبہ اُسے بھی اپنے پاس لے آئیں کہ کسی طرح اس کا میٹرک کا امتحان ہو جائے اور سال ضائع نہ ہو۔ ادھر ہم پانچ بھائی پہلے تھے چھٹے یہ ہو گئے۔ والد صاحب بیمار تھے اور والدہ صاحبہ نے بتایا کہ گھر میں صرف پانچ چھ کلو آٹا تھا۔ اس کیفیت کے پیش نظر مجھے بہت فکر دامن گیر تھا۔ مَیں نے آٹا گوندھا اور آٹے کے اوپر بہت گریہ وزاری کرتے ہوئے اللہ میاں سے عرض کرتی رہی، بڑی لمبی دعا کی کہ مولا کریم! گھر میں نہ دانے ہیں نہ پیسہ۔ میاں ویسے بیمار ہے۔ بچوں کی بھوک مجھ سے دیکھی نہیں جائے گی۔ میری لاج رکھنا۔ ان کے کھانے کا تُو خود انتظام فرمانا۔ ایسی گریہ وزاری سے دعا کے بعد روٹی پکائی، بچوں کو دی اور اگلے دن خدا کا عجیب کرشمہ ظاہر ہوا کہ ہمارے گاؤں کے سکول کے ماسٹر اللہ دتہ صاحب ہمارے گھر آئے دروازہ کھٹکھٹایا اور پوچھا ناصرہ بیگم صاحبہ ہیں۔ مَیں نے دروازے کے قریب آ کر کہا کہ ماسٹر صاحب اندر آ جائیں۔ چنانچہ وہ آ گئے اور کہنے لگے ایک منی آرڈر سید محمد صاحب کے نام آیا ہے وہ بیمار ہیں میں انہیں بتانا نہیں چاہتا کیونکہ وہ اسے ضائع کر دیں گے۔ گو قانوناً میں یہ کسی اور کو دے بھی نہیں سکتا۔ جنہوں نے بھجوایا ہے وہ کوئی ڈاکٹر جمیل احمد صاحب سندھ میں ہیں۔ اس پر والدہ صاحبہ نے انہیں بتایا کہ وہ میرے کزن ہیں گو گزشتہ بیس سال سے تو ان سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔ اس پر ماسٹر صاحب نے کہا مَیں آپ کو یہ دے دیتا ہوں آپ بچوں پر خرچ کر لیں لیکن بتائیں کسی کو نہ تاکہ مجھ پر قانوناً کوئی حرف نہ آئے۔ چنانچہ رقم لے کر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے اس سے گندم خرید کر بھڑولہ کو پورا بھر لیا یہ ذخیرہ ہمارے سال بھر کے دانوں کے برابر تھا۔ یہ رقم بظاہر تو میرے کزن کی طرف سے آئی تھی مگر ان سے تو گزشتہ بیس سال میں کبھی کوئی رابطہ ہی نہیں تھا۔ یہ میرے خدا نے خود بھجوائی تھی اور وہی ہمارا متکفل رہا۔ اس کے حضور میں بار بار سجدہ ریز ہوئی۔

کچھ دنوں کے بعد ایک اور منی آرڈر اُسی کزن کی بہن کی طرف سے بھی آ گیا اس سے بھی ملے بیس سال ہو چکے تھے۔ اس کے چند دن بعد میرے والد صاحب بیماری میں ہی اپنے پروگرام کے مطابق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو ملنے گئے تو انہوں نے محترم والد صاحب کو 70 روپے یہ کہہ کر دئے کہ یہ رقم ناصرہ بیگم اور بچوں کے لئے ہے آپ پر حرام ہے۔ اسی سفر میں والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے بھی آپ کو کچھ رقم دی اور ساتھ فرمایا یہ ناصرہ بیگم اور

بچوں کے لئے ہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ یہ بہت سے پیسے جو مجھے ملے یہ لوگوں سے مانگنے کے نتیجہ میں ہرگز نہ تھے اور نہ ہی کسی ایک سے کچھ مانگا تھا بلکہ جس خدا کے حضور اپنی حالت پیش کی تھی اسی کی مہربانی تھی، وہی مجیب الدعوات ہے اور اسی پر میری جان ہر دم قربان ہے۔ ہماری خالہ کا بیٹا اغلباً دو سال ہمارے ہاں رہا اور خدا تعالیٰ نے کبھی ہمیں کسی کا محتاج نہیں ہونے دیا اور اپنے افضال کی بارشیں برابر نازل فرماتا رہا۔

قبولیت دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز منور احمد صاحب نے جب F.Sc. کا امتحان دیا تو والدہ صاحبہ نے بہت دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اعلیٰ تعلیم کے لئے وظیفہ عطا فرمائے کیونکہ اعلیٰ تعلیم کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہمارے پاس رقم نہیں۔ چنانچہ عزیزم کو وظیفہ مل گیا پھر B.Sc. میں بھی وظیفہ ملا اور M.Sc. میں اعلیٰ کامیابی کے بعد اسلام آباد کالج فار مین میں لیکچرار لگ گیا اور پھر دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں مخالفت کے باوجود برطانیہ گورنمنٹ کی طرف سے سکالرشپ مل گیا اور خدا کے فضل سے مانچسٹر یونیورسٹی سے انہوں نے Ph.D کر لی اور انگلینڈ میں ٹیچنگ کی نوکری مل گئی۔ خدا تعالیٰ نے یہ سب اپنے فضل سے قبولیت دعا کے طور پر فرمایا۔

دعوت الی اللہ

خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچانے کے لئے انہیں فکر رہتا تھا۔ اپنے گاؤں کی غیر احمدی خواتین کو دو طریق پر پیغام پہنچاتی رہتی تھیں۔ ایک تو اپنے عملی نمونہ سے حقیقی دین کا سبق دیتیں اور دوسرے زبانی پیغام حسب موقع تھوڑا تھوڑا کر کے پہنچاتیں۔ غیر دینی رسوم سے روکتیں۔ ان کے عمل اور پیغام کے نتیجہ میں گاؤں کی بہت بڑی تعداد مرد و خواتین ان کا ادب و احترام کرتے اور اپنے مشکل مسائل میں ان کی رائے پر عمل کرتے۔ اپنی عمر کے تقریباً بیس سال انہوں نے ربوہ میں گزارے۔ یہاں پر وہ اپنے محلہ دار العلوم غربی الف میں اصلاحی کمیٹی کی بھی ممبر رہیں اور کام کی توفیق پائی۔

ربوہ کے اردگرد دعوت الی اللہ

جب جماعت پر پابندیوں کے باعث دعوت الی اللہ کافی مشکل ہو گئی تو اس دور میں آپ کو خاص کام کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنا نام دعوت الی اللہ کے لئے پیش کیا ہوا تھا اور نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو ساتھ لے کر اردگرد کے دیہات میں دعوت الی اللہ کے لئے جاتیں۔ زبانی پیغام حق پہنچانے کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی پیش کرتیں۔ ایک گاؤں چک 43 شمالی میں ہماری ایک پھوپھی محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیاہی ہوئی تھیں وہ خاندان غیر احمدیوں کا تھا۔ ان کے میاں جماعت کے مخالف تھے۔ جب والدہ نے دعائیں کرتے ہوئے وہاں پر کام شروع کیا تو انہوں نے مخالفت زیادہ کر دی۔ مگر آپ وہاں باقاعدہ جاتی رہیں۔ ان کی باتوں کا اثر ہونے لگا اور ان بچوں میں سے وقفہ وقفہ سے تین نے بیعت کر لی۔ ان کی دعوت الی اللہ سے 1998ء میں 10 بیعتیں 1999ء میں 6 بیعتیں ہوئیں۔ یہ خدا کے فضل سے بہت نڈر داعیہ الی اللہ تھیں اور مسلسل پیغام حق مخلوق خدا تک پہنچاتی رہیں

گیمبیا مغربی افریقہ میں دعوت الی اللہ

خاکسار کے قیام گیمبیا کے دوران وہاں تشریف لائیں اور چند دنوں بعد کہنے لگیں بیٹا مجھے کچھ پمفلٹ لا دو جب میں باہر جاؤں گی تو لوگوں کو دے کر ثواب میں شامل ہو جاؤں گی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ یہاں کی آپ کو نہ لوکل زبان آتی ہے، نہ انگریزی بات کیسے کریں گی۔ ہم یہاں دعوت الی اللہ کا کام کر رہے ہیں آپ بے فکر رہیں صرف دعائیں کرتی رہیں وہ کافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو عملاً کچھ نہ کچھ ضرور کرنا ہے اور پمفلٹ تقسیم کرنے کے لئے زبان کا آنا ضروری نہیں ہے میں سڑک پر کھڑے ہو کر یا دروازے کھٹکھٹا کر پمفلٹ دے کر ثواب میں شامل ہو جاؤں گی۔ چنانچہ کئی مرتبہ وہ پمفلٹ لے کر سڑک کے کنارے پر اکیلے ہی کھڑی ہو جاتیں اور گزرنے والوں کو دیتیں اور ساتھ دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ ایک دن ایسا ہوا کہ پمفلٹ تقسیم کرتے کرتے ساتھ چلتی گئیں اور گھر سے بہت دُور نکل گئیں اور واپسی کا راستہ بھول گیا۔ زبان آتی نہیں تھی اور ہمیں پتہ نہیں تھا کہ کدھر گئی ہیں کافی دیر کے بعد ایک ہی جگہ پر گھومتی تھیں کہ کچھ لوگوں نے دیکھ کر بھانپ لیا کہ یہ بوڑھی مائی بھولی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنی زبان میں اور اشاروں سے انہیں پوچھنے کی کوشش کی کہ کدھر جانا ہے یہ بھی اردو میں انہیں سمجھانے کی کوشش کرتی رہیں اور ساتھ میرا نام بھی لیتی تھیں اور احمدیہ احمدیہ بھی کرتی تھیں۔ لفظ احمدیہ اس علاقہ میں خوب مشہور تھا اور لوگوں کو احمدیہ ہسپتال تالنڈنگ کا پتہ تھا چنانچہ وہ انہیں وہاں لے آئے، اس طرح یہ اللہ کے فضل سے گھر واپس پہنچ گئیں۔

اسی طرح جب وہ لندن میں عزیز منور احمد کے ہاں مقیم تھیں تو دعوت الی اللہ کے لئے پمفلٹ لے کر سڑک پر کھڑے ہو کر تقسیم کرتی رہتی تھیں۔ ایک دفعہ وہاں بھی راستہ بھول گئیں مگر نیک کام کے لئے گئی تھیں خدا کے فضل سے گھر پہنچ گئیں۔

گیمبیا میں ہماری لجنات بعض اوقات رخصتوں کے دوران اندرون ملک دورے پر جاتیں اور جہاں دعوت الی اللہ کا موقع ملتا وہاں پیغام حق بذریعہ ترجمان کرنے کی توفیق پاتیں۔ جب والدہ صاحبہ گیمبیا آئی تھیں تو وہ بھی لجنات کے ساتھ دورے پر گئیں اور کئی مقامات پر دعوت الی اللہ کا کام کرنے کی توفیق پائی۔ ان کی شخصیت کا لوکل لجنات پر بہت اچھا اثر ہوا۔

آپ کینیڈا بھی گئیں وہاں پر بھی اپنی رہائش گاہ کے قریبی گھروں کو پیغام حق پہنچا کر بڑی خوش ہوتیں کہ مجھے زبان تو نہیں آتی مگر لٹریچر تقسیم کرنے کا اللہ نے موقع دیا ہے اور اس طرح میں ثواب میں شامل ہو جاتی ہوں۔ سسکاٹون میں ایک شیعہ فیملی کو دعوت الی اللہ کرنے کا انہیں موقع ملا۔ چنانچہ انہیں پیغام پہنچا کر خوش ہوئیں کہ غیر ملک میں خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کا موقع مل گیا۔

امریکہ میں آپ دو دفعہ تشریف لائیں اور یہاں بھی کئی مقامات پر لجنہ کی میٹنگز میں اپنی زبان میں واقعات بیان کرنے کی انہیں توفیق ملی اور ان کی باتوں کا لوکل لجنات پر مثبت اثر ہوا۔

غرباء کی مدد

جب اولاد برسر روزگار ہو گئی تو آپ نے بچوں کو غریبوں کی مدد کے لئے کئی مرتبہ خصوصی رنگ میں متوجہ کیا اور خود تو بڑی بڑی مدد بغیر کسی کو بتائے کر دیا کرتی تھیں۔ عزیزم مبشر احمد صاحب آف کیلگری نے بتایا کہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ والدہ صاحبہ کے پاس اچھی مقدار میں رقم جمع رہا کرے چنانچہ وہ انہیں اپنی تنخواہ سے رقم بھجواتے رہتے۔ ایک دفعہ کہتے ہیں میں نے چالیس پچاس ہزار روپے انہیں دیئے اور چند دنوں بعد دریافت کیا کہ امی جان کیا آپ کے پاس پیسے ہیں تو انہوں نے فرمایا شاید کچھ ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ امی جان ابھی چند دن ہی تو ہوئے ہیں میں نے خاصے پیسے بھجوائے تھے۔ فرمایا وہ تو خرچ ہو گئے۔ مبشر احمد صاحب نے حیرانگی میں پوچھا کہ اتنے پیسے کدھر خرچ ہو گئے۔ اس پر فرمایا بیٹا اگر پیسوں کے بارے میں مجھ سے پوچھنا ہوتا ہے تو پھر مجھے بیشک دیا ہی نہ کرو۔ اصل میں والدہ صاحبہ غریبوں اور خصوصاً غریب بچیوں کی شادی بیاہ پر خاموشی سے انہیں خاص رقوم دے دیا کرتی تھیں اور یہ بھی نہیں چاہتی تھیں کہ اپنے بچوں کو بھی پتہ چلے کہ انہوں نے کسی کی مدد کی ہے۔ کئی یتیم بچوں کو بھی خرچ دیا کرتی تھیں۔ دوسری دفعہ جب مبشر احمد نے رقم بھجوائی تو وہ بھی آپ نے ایک غیر از جماعت شیخ کی بیوی کو بڑی رقم کی صورت میں مدد کی نیز دو احمدیوں کی بھی بڑی رقوم کی صورت میں اعانت کی۔

خلیفہ وقت اور وقف زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک وقف زندگی کے ماتحت محترمہ والدہ صاحبہ نے اپنی اولاد میں سے اپنے بڑے بیٹے یعنی خاکسار کو وقف کر دیا ہوا تھا۔ بچپن سے ہی مجھے نصیحت فرمایا کرتی تھیں کہ خلافت سے مضبوط تعلق قائم رکھنا اور ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چنانچہ وقف زندگی کے لئے وہ مجھے تیار کرتی رہیں۔ بچپن میں قرآن کریم خود پڑھایا۔ نماز سکھائی اور عملاً نمازوں کی ادائیگی کی نگرانی کرتیں۔ اخلاص کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے حتی المقدور کوشش کرتی رہتیں۔ اپنی ساری اولاد کو ہی دین پر گامزن کرتیں اور سب کی نگرانی کرتیں مگر خاکسار کی طرف ان کی توجہ بہت زیادہ رہتی۔

جب خاکسار نے آٹھویں کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا تو میری خواہش تھی کہ میں میٹرک میں داخلہ لوں مگر والدین نے فرمایا کہ نہیں بیٹا ہم نے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ آپ جامعہ میں داخل ہوں اور بالآخر مجھے جامعہ میں داخل کروا دیا۔ ان دنوں جامعہ میں پرائمری کلاسیں بھی ہوتی تھیں اور پرائمری پاس ہونے کے بعد جامعہ کے حسب معیار تعلیم متعلقہ کلاس میں داخلہ مل جایا کرتا تھا۔ چنانچہ خاکسار کو چوتھی کلاس میں داخلہ مل گیا۔ اس وقت چوتھی کلاس میں عربی کی فقہ کی کتاب، قدوری اور منطق کی کتاب مرقاۃ پڑھائی جاتی تھیں۔ عربی جاننے والے جان سکتے ہیں کہ یہ کس پایہ کا معیار ہوتا ہو گا۔ گاؤں جا کر خاکسار نے والدین سے کہا کہ جامعہ کی پڑھائی مشکل ہے میں نے وہاں نہیں پڑھنا۔ والدین کو بہت فکر لاحق ہوئی کہ ہم نے تو خدا کی راہ میں اسے وقف کیا ہوا ہے اور اس کا یہ حال ہو رہا ہے۔ وہ بہت فکر مند، بہت دعائیں کرنے لگے اور ساتھ والد صاحب نے فرمایا کہ کون سا مضمون مشکل ہے۔ آپ مجھے بتائیں میں پڑھاؤں گا۔ خاکسار نے بتایا کہ یہ قدوری کی کتاب بہت مشکل ہے انہوں نے وہ کتاب پہلے خود اچھی طرح پڑھی سمجھی اور پھر روزانہ مجھے ساری چھٹیاں پڑھاتے رہے اور رخصت کے بعد دوبارہ جامعہ لے گئے اور وہاں چھوڑ آئے۔ چند دنوں بعد خاکسار نے والدہ صاحبہ کو خط لکھ دیا کہ میں نے نہیں پڑھنا اور یہاں سے چلا جاؤں گا۔ وہ گھبرا کر فوراً ربوہ آئیں، میرے اساتذہ سے ملیں اور ان سے درخواست کی کہ ہمارے بچے کا یہاں دل کیوں نہیں لگ رہا خدا کے لئے کوئی چارہ کریں ہم نے تو اسے وقف کیا ہوا ہے اور یہ یہاں پڑھنا نہیں چاہتا۔ مجھے علم نہیں کہ کتنے اساتذہ سے انہوں نے ایسا کہا تاہم میرے بعض اساتذہ نے خاکسار سے خاص میٹنگز کیں اور سمجھایا اور کہا کہ اگر سبق مشکل ہے تو وہ ہم آپ کو سمجھائیں گے فکر کی کوئی بات نہیں آپ گھبرائیں نہیں اور پھر بڑی شفقت سے سلوک فرماتے رہے اور بالآخر وعدہ لیا کہ اب جامعہ میں ہی پڑھو گے۔ پڑھائی ہوتی رہی سال کے بعد جب امتحان ہوا تو خاکسار اپنی کلاس میں اوّل آ گیا جس سے حوصلہ بڑھ گیا نیز کھیلوں میں شرکت اور دوسروں پر سبقت نے جامعہ کے لئے جیت لیا اور بالآخر مربی سلسلہ بن گیا۔

والدہ صاحبہ محترمہ اور والد صاحب محترم کو بے حد خوشی ہوئی اور یہ سب کچھ ان کی توجہ قربانی اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ساری زندگی وقف میں اور

کامیابیوں میں گزارنے کا موقعہ دیا۔

والدہ صاحبہ کو اپنے بچوں سے بہت محبت تھی اور ہر ایک کے لئے دعائیں کرتی تھیں مگر خاکسار کے لئے تو وہ بالکل وقف تھیں اور اپنی نسبت خاکسار کے ساتھ ہمیشہ رکھتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ میرے نام کے ساتھ والدہ داؤد احمد حنیف ضرور لکھا کریں اور جب وہ خود خاص خط لکھتیں یا حضور کی خدمت میں لکھتیں تو ناصرہ بیگم والدہ داؤد احمد حنیف لکھتی تھیں۔ وہ کہا کرتی تھیں کہ بچے تو سب پیارے ہیں لیکن یہ میرا واقف زندگی بیٹا ہے۔ خود ربوہ اکیلی رہتی تھیں۔ بعض دفعہ پوچھتیں کہ کب آپ کی بیرون ملک قیام کی مدت پوری ہوگی۔ جب خاکسار بتاتا کہ اب ریٹائرمنٹ ہو چکی ہوئی ہے مگر مرکز نے ادھر رکھا ہے اگر آپ چاہیں تو مَیں حضور سے واپسی کی درخواست کرتا ہوں وہ مان لیں گے تو فرماتیں ہرگز نہیں لکھنا۔ میں نے آپ کو وقف کیا ہوا ہے خدا میرے ساتھ کافی ہے۔

بیٹے کی پہلی تنخواہ

عزیز مبشر احمد نے 1972ئمیں ملازمت شروع کی۔ گاؤں میں والدہ کو پینے کا پانی دوسروں کے گھروں سے لانا پڑتا تھا۔ چنانچہ جونہی پہلی تنخواہ عزیز کو ملی جو 120 روپے تھی وہ ساری والدہ کو بھجوادی کہ آپ کو پانی کی بڑی دقت ہوتی ہے آپ اس سے گھر میں نلکا لگوالیں۔ جب منی آرڈر والدہ صاحبہ کو ملا تو آپ نے وہ ساری رقم بیت الذکر کے لئے چندہ میں دے دی اور عزیز کو خط لکھ دیا کہ بیٹا یہ پہلی تنخواہ تھی یہ میں نے خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے دے دی ہے۔ اگلے ماہ کی تنخواہ سے آپ کی خواہش پوری کر لوں گی اور نلکا لگوالوں گی۔ جب بھی کوئی بات ہوتی تو دنیا پر دینی ضرورتوں کو مقدم رکھنے کی تلقین فرماتیں۔

کمزور کی مدد کا جذبہ

والدہ صاحبہ لڑائی جھگڑے سے بہت دُور رہتیں۔ مگر جہاں کسی کمزور کو ظالم ناجائز طور پر تنگ کرتا وہاں بہت ہمت اور دلیری سے کمزور کا ساتھ دیتیں۔ ہمارے گاؤں کے ایک احمدی مکرم میاں نور الدین صاحب والدہ صاحبہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم اپنا سامان یہاں سے ربوہ لے جانا چاہتے ہیں مگر آپ کی برادری کے فلاں چوہدری صاحبان ہمارے ساتھ ناراض ہیں اور سامان لے جانے نہیں دیتے کل ہمارا ٹرک آنا ہے اور انہوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ سامان نہیں لیجانے دیں گے آپ ہماری مدد کریں۔ والدہ صاحبہ نے حامی بھر لی اور ساتھ پریشان بھی بہت زیادہ ہوگئیں کہ اب ان نوجوانوں کو کیسے روکیں کیونکہ وہ کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھ چند اور لڑائی کرنے والے بھی بُلائے ہوئے تھے اور تقریباً آٹھ بندوقوں سے لیس اپنی بیٹھک میں ٹرک کو روکنے کا انتظام کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ والدہ صاحبہ نے عزیز مبشر احمد کو ساری بات بتائی اور کہا بیٹا ان کمزور اور غریب لوگوں کا ٹرک اتوار کو ربوہ پہنچانا ہے۔ جب ٹرک گاؤں پہنچ گیا تو عزیز مبشر احمد نے شریف احمد صاحب گورکھی اور مبشر احمد کے ساتھ مل کر سامان رکھنا شروع کیا ان کے پاس حفاظت کے لئے صرف ایک پستول تھا اور کوئی چیز نہ تھی۔ جنہوں نے سامان روکنا تھا انہوں نے مبشر احمد کو پیغام بھجوایا کہ آپ ٹرک سے علیحدہ ہو جائیں کہیں آپ کو گولی نہ لگ جائے ہم نے یہ سامان نہیں جانے دینا۔ انہوں نے انہیں مناسب رنگ میں جواب دیا کہ میں تو پیچھے ہٹ نہیں سکتا۔ ان کو سامان لے جانے دیں وغیرہ پھر دوبارہ اور تیسری بار پھر ان کے پیغام آتے رہے مگر انہوں نے سارا سامان ٹرک میں لا دلیا اور ٹرک روانہ ہو گیا اس پر یہ بھی سوار ہوگئے اور مخالف پارٹی بندوقوں سمیت ان کا تعاقب کرتی ہوئی دوسرے گاؤں چک پینسرہ تک گئی۔ تاہم انہیں حملہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اور مکرم میاں نور الدین صاحب مرحوم کا سامان بخیریت ربوہ پہنچا دیا گیا۔ جو محترمہ والدہ صاحبہ کی ہمت اور دعاؤں سے ممکن ہوا وگرنہ ظاہری حالات میں ممکن نظر نہیں آرہا تھا جبکہ ان کے اپنے بیٹے کی جان کو یقینی خطرہ تھا۔ مگر انہوں نے اس کی بالکل پرواہ نہ کی اور خود بیٹے کو خطرہ میں ڈال کر کمزور کی مدد کے لئے بھیجا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کام بھی کروا دیا اور بیٹے کو بھی خطرہ سے محفوظ رکھا۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے بارے میں آپ اکثر پنجابی زبان میں یہ شعر پڑھا کرتی تھیں۔

جے مَیں وِیکھاں عملاں وَلّوں تے کجھ نئیں پَلّے
جے مَیں وِیکھاں تیرے فضلاں وَلّوں پھر بَلّے ای بَلّے

ایک رویاء

والدہ صاحبہ نے اپنی ایک رویاء یوں بیان کی کہ ان کی شادی ہوئے ابھی چند ماہ ہوئے تھے کہ انہوں نے رویاء میں دیکھا کہ وہ اور ونجواں کی ایک دوسری نوجوان عورت بشیراں صاحبہ دونوں ایک جگہ پر ہیں وہ چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھیں اور والدہ صاحبہ کسی کام میں مصروف تھیں کہ وہاں حضرت مسیح موعود تشریف لے آئے۔ میں خیال کرتی ہوں کہ دوسری لڑکی بشیراں اتنی خوبصورت ہے کہ حضور اسے ہی ملیں گے تاہم میں اپنے ہاتھ دھو کر آگے حاضر ہوتی ہوں اور دل میں فوراً خیال آتا ہے کہ حضرت ابا جان فرمایا کرتے ہیں کہ بزرگوں کو ملتے وقت ہدیہ پیش کیا کرتے ہیں چنانچہ میں نے جیب سے چاندی کا ایک روپیہ نکال کر آگے بڑھ کر سلام عرض کیا اور ہدیہ پیش کیا حضور نے اس لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی خوبصورتی سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ملا اور مجھ سے روپیہ لے کر ایک پیٹی چمڑے کی بنی ہوئی جیسے کمر کے گرد باندھتے ہیں اس کے اندر ڈال کر باندھ لی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اور اس رویاء کی یہ تعبیر سمجھ آئی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے گا تو میں اسے خدا کی راہ میں وقف کروں گی چنانچہ اس کے چند ماہ بعد اللہ نے بیٹا دیا اور میں نے آپ کو وقف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وقف پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

انی مھین کا الہام ہم نے پورا ہوتے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک گھر نمازیوں کا کہلاتا تھا ان کی عورتوں کو مَیں دعوت الی اللہ کر کے خدا کا پیغام پہنچاتی رہتی تھی۔ ان میں سے ایک نوجوان لڑکی بہت زیادہ بیباک سی تھی اس نے حضرت مسیح موعود کو گالیاں دینے کا شیوہ اختیار کیا۔ میں نے اسے روکا اور الہام **انی مھین** کے بارے میں بتایا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر چلی آئی۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ کی سزا اس بے باک لڑکی پر نازل ہوگئی اور وہ سخت بیمار ہوگئی جسم کے اندر سخت جلن پیدا ہوگئی اور زبان پھول گئی وہ پریشانی سے اونچی اونچی روتی اور بار بار پکارتی کہ امی ناصرہ کو بلاؤ۔ جب تک وہ نہیں آئے گی میری بیماری ٹھیک نہیں ہوگی۔ ان کی طرف سے جب بہت پیغام آئے تو امی ان کے ہاں گئیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے دیتی ہوئی پاؤں پر گرتی تھی کہ میرے لئے دعا کرو۔ مجھے معاف کر دو مَیں کبھی مرزا کو بُرا نہیں کہوں گی۔ والدہ صاحبہ نے اُسے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کہتے ہیں اور ادب سے نام لیتے ہیں۔ اس میں میرے معاف کرنے کا تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور حضور کو معافی کا خط لکھو۔ وہ بہت عاجزانہ رنگ میں کہتی کہ مَیں تو ان پڑھ ہوں آپ ہی میری معافی کا خط لکھ دیں۔ چنانچہ والدہ صاحبہ نے خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اس کی طرف سے معافی کا خط لکھا تو اس کے جلد بعد اس لڑکی کو آرام آنا شروع ہو گیا اور پھر اس کو صحت ہوگئی اور گاؤں کی اُس پٹی کے تمام لوگوں نے یہ نظارہ دیکھا اور احمدیت کی صداقت کا معجزہ کا مشاہدہ کیا۔

والدہ محترمہ کو قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ سے بہت محبت تھی۔ تلاوت قرآن، نماز تہجد اور صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند، صاحب رویاء، نہایت دیندار، تقویٰ شعار اور بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے شعار کی وجہ سے آپ جہاں بھی رہیں وہاں بہت نیک اثرات قائم ہوئے اور آپ کے ہمسائے اور محلّہ والے آپ سے بے حد متاثر ہوتے تھے اور آپ کی بہت عزت واحترام کرتے تھے۔ آپ سے اپنے معاملات میں دعائیں کرواتے، مشورے لیتے اور اس کے مطابق عمل کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے رویاء میں دیکھا کہ آپ کے گھر سے روشنی نکل کر چاروں براعظموں میں پھیل گئی ہے۔ اس سے مراد انہوں نے یہی لی کہ خدا تعالیٰ انہیں اور اولاد کو دین کی خدمت کی توفیق دے گا۔ حالات زمانہ کچھ اس طرح پر ہوگئے کہ ایشیا میں پاکستان میں والدہ صاحبہ کو داعی الی اللہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ پھر آپ عزیز منور احمد کے پاس یورپ میں لندن تشریف لے گئیں اور وہاں قیام کے دوران دعوت الی اللہ لٹریچر تقسیم کر کے کرتی رہیں۔ وہاں سے افریقہ میرے پاس گیمبیا تشریف لائیں اور وہاں دعوت الی اللہ کرنے کے مواقع انہیں مل گئے۔ بعد ازاں امریکہ اور کینیڈا تشریف لائیں اور یہاں بھی دعوت الی اللہ کی کچھ توفیق انہیں مل گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے کینیڈا میں ملاقات کے دوران انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ حضور ان کا جنازہ پڑھائیں۔ حضور نے ازراہ شفقت ان کی وفات کے بعد ان کا جنازہ غائب لنڈن میں پڑھایا۔ آخری بیماری میں آپ کو علاج کے لئے پاکستان سے امریکہ لایا گیا۔ یہاں پر آپ تقریباً دو ماہ چمپئن ورجینا ہسپتال میں زیر علاج رہیں مگر بالآخر مولا کریم نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ چنانچہ آپ 29 اگست 2007ء کو صبح گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر انتقال فرما گئیں۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

31 اگست 2007ء کو امریکہ میں جلسہ سالانہ میں نماز جمعہ کے بعد ان کا نماز جنازہ مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان پاکستان ربوہ نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں چنانچہ جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور وہاں پر نماز جنازہ 3 ستمبر 2007ء کو بعد نماز عصر محترم مرزا خورشید احمد ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی قطعہ نمبر 10 حصہ سوم قبر نمبر 1A میں تدفین ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ غائب کینیڈا اور قادیان میں بھی ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم منور احمد چوہدری سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم مبشر احمد صاحب چوہدری محاسب جماعت احمدیہ کیلگری کینیڈا، مکرم مشتاق احمد صاحب چوہدری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ورجینیا بیچ جماعت امریکہ اور خاکسار داؤد احمد حنیف مربی انچارج و نائب امیر امریکہ ہیں جنہیں خدا کے فضل سے خدمت دین کا موقعہ مل رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب پسماندگان کو ان کے اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ان کی نیکیاں اور خوبیاں اولاد میں جاری فرمائے اور مرحومہ کی اولاد در اولاد سے دین کے خادم پیدا فرماتا رہے۔ آمین

مرزا لطیف احمد صاحب

کڑیانوالہ ضلع گجرات میں تاریخ احمدیت

یہاں حضرت مسیح موعود کے رفقاء موجود تھے

خاکسار 1975ء میں ملٹری کالج میں ملازم ہوا۔ یہ کالج سرائے عالمگیر میں واقع ہے جو 1981ء میں ضلع گجرات کا حصہ تھا۔ 1977ء میں خاکسار کو قائد ضلع گجرات مقرر کیا گیا۔ اس زمانہ میں آمدورفت کے ذرائع محدود تھے۔ اکثر علاقوں میں خاکسار پیدل جاتا رہا۔ یہ دیکھ کر کہ احمدیت یہاں دور دور تک پہنچی ہے لیکن وہاں کے احمدی خاندانوں کے حالات کسی نے قلم بند نہیں کئے تو رفقاء احمد کے مصنف و مؤلف صلاح الدین کی طرح مجھے خیال آیا کہ اسے محفوظ کرنا چاہئے۔

رئیس کڑیانوالہ

حضرت مسیح موعود نے کڑیانوالہ کے رئیس میاں محمد بخش صاحب کو نظم لکھ کر دی تھی۔ جب کہ ان کے مالی حالات بہت خراب تھے۔ یہ نظم تھی۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

1977ء میں خاکسار نے اس اشتیاق سے کڑیانوالہ کا سفر کیا کہ میاں محمد بخش کے مکانات اور اولاد کو دیکھا جائے اس وقت محمد سرور صاحب کڑیانوالہ کی جماعت کے صدر تھے۔ خاکسار نے ان سے معلومات حاصل کر کے ریکارڈ کیں۔ ایک بزرگ جو میاں بخش کے پوتے تھے ان کا بیان بھی ریکارڈ کیا۔ اس کے علاوہ خاکسار نے ان کے مکان کا فوٹو بھی لیا۔ یہاں دو مکان پائے گئے۔ ایک میاں محمد بخش صاحب کا اور دوسرا بابا میراں بخش کا تھا۔ تیسرا مکان 1930ء میں تعمیر کیا گیا جو ان کے عزیز ٹھیکیدار اور آرکیٹیکٹ عبدالغنی کا تھا۔ نیچے بیان محمد سرور نقل کیا جاتا ہے۔

قبولیت احمدیت

حضرت مسیح موعود جب مولوی کرم دین بھیں کے مقدمہ کے سلسلے میں جہلم تشریف لائے تو کڑیانوالہ سے ان کی زیارت کے لئے کچھ بزرگ گئے جو یہ تھے۔

حاجی کریم بخش صاحب، میاں کرم الٰہی صاحب، میاں میراں بخش صاحب۔ شیخ محمد بخش صاحب ان سب بزرگوں نے وہیں بیعت کر لی تھی۔ 1979ء میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے سلسلے میں خاکسار کڑیانوالہ پہنچا تو میاں میراں بخش کے صاحبزادے شیخ محمد امین سے ملاقات ہوئی۔

رئیس اعظم کا خطاب

میاں میراں بخش کے صاحبزادے محمد امین کی عمر اس وقت 80 سال کے قریب تھی۔ انہوں نے 30 سال کی عمر میں قادیان کی زیارت کی۔ جبکہ ان کے والد وقتاً فوقتاً قادیان جایا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میاں شیخ محمد بخش کڑیانوالہ کے رئیس تھے۔ 1908ء سے پہلے اس علاقہ میں زبردست قحط پڑا۔ ہزاروں لوگ بھوک اور فاقے سے مر گئے لوگوں کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے میاں محمد بخش صاحب نے اپنی گندم کے ذخائر خلق خدا میں مفت تقسیم کر دیئے۔ یوں بے شمار لوگوں کو موت کے منہ سے بچایا۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر ڈی سی کورٹ سٹریم نے آپ کو رئیس اعظم کا خطاب عطا کیا۔ آپ ڈویژنل درباری تھے۔ آپ کے پاس سول انتظامیہ کی دفعہ 202 کی کارروائی کے لئے Case آیا کرتے تھے جس میں آپ کو یہ کارروائی کرنا ہوتی تھی کہ مدعی یا مدعا علیہ میں سے کون صحیح ہے اور کون غلط ہے آپ کی وفات 2 فروری 1944ء کو ہوئی تھی اس وقت آپ کی عمر 85 سال تھی۔ آپ نہایت درجہ کے پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھے۔

مسیح موعود کو دعوت

میراں بخش صاحب کے بیٹے شیخ محمد امین کا بیان ہے کہ شیخ محمد بخش صاحب نے حضرت مسیح موعود کو کڑیانوالہ میں آنے کی دعوت دی تھی جسے حضرت مسیح موعود نے قبول فرما لیا تھا اور آپ آنا چاہتے تھے لیکن مقررہ تاریخ کو زبردست بارشیں ہوئیں اور کڑیانوالہ کے راستے میں واقع نالہ میں سب شدید طغیانی آ گئی اور آمدورفت کے راستے مسدود ہو گئے۔ اس زمانہ میں یہاں باقاعدہ سڑکیں نہیں تھیں اور میلوں میل پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کو اپنی آمد کا پروگرام منسوخ کرنا پڑا۔

خاکسار نے اس نالہ کی حالت دیکھی میلوں مجھے پیدل چلنا پڑا کیونکہ 1977ء میں بھی سڑکیں تعمیر نہیں ہوئی تھیں ایک مرتبہ خاکسار موٹر سائیکل پر گیا لیکن نالہ کی طغیانی دیکھ کر مجھے واپس آنا پڑا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں کیا حالات ہوں گے۔ علاقہ نہایت سنسان اور غیر آباد ہو گا اور بارش سے راستے خراب ہوں گے۔

معاشی تباہی کا واقعہ

میاں محمد بخش صاحب کے والد میاں قطب الدین صاحب تھے۔ وہ بڑے تعمیراتی ٹھیکے لیا کرتے تھے۔ سرکار انگریزی سے انہوں نے ایک پل کی تعمیر کا ٹھیکہ لیا۔ جو اس سستے زمانے میں 10 لاکھ روپے مالیت کا تھا۔ تعمیر پل کے بعد سیلاب آیا تو یہ پل پانی کے ساتھ بہہ گیا۔ اس غلطی کی پاداش میں سرکار انگریزی نے ان کی تمام جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ضبط کر لی۔ یہی وہ مصیبت کا دور تھا جب میاں محمد بخش صاحب نے مسیح موعود کے حضور دعا کی درخواست کی۔ مذکورہ بالا نظم اس موقع پر حضور نے انہیں عطا کی تھی۔ اس نظم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی سب مشکلات دور کر دیں۔ اور اتنا دنیاوی مال و اسباب میسر آیا کہ تمام گزشتہ نقصانات کی تلافی ہو گئی۔ اس کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

دیگر افراد خاندان

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب شیخ محمد بخش مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے۔ یہ چار بھائی تھے۔ عمر کے لحاظ سے ان کے نام یہ تھے۔ میاں میراں بخش صاحب، میاں شیخ محمد بخش صاحب، ڈاکٹر علم الدین صاحب، ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب والد کا نام قطب الدین صاحب تھا۔ شیخ محمد بخش صاحب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے ہمراہ 1893ء میں افریقہ گئے اور وہاں سے دولت کما کر لائے۔ یہ سب بھائی مسیح موعود کی بیعت میں شامل تھے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل نہایت تہجد گزار تھے سارا سارا دن قرآن لے کر تلاوت کرتے رہتے تھے۔

رہائشی مکانات

افریقہ سے آنے کے بعد وہ مکان تعمیر کئے جو خاکسار نے دیکھے۔ راجہ عنایت اللہ صاحب نے خاکسار کو مکانات دکھائے۔ چھوٹی اینٹ سے مغل طرز تعمیر کے مطابق تعمیر کئے گئے۔ کنکریٹ اور Line plaster دیواروں پر استعمال کیا گیا تھا اور اس پر Fresco paint کے ساتھ بیل بوٹے (floral motives) سے بنے ہوئے تھے۔ باوجود اتنا عرصہ گزر جانے کے یہ آرائشی کام ترو تازہ معلوم ہوتا تھا۔ چھتوں پر نہایت قیمتی کارونگ (Carving) کے ساتھ قیمتی لکڑی استعمال کی گئی تھی۔ مکان دو منزلہ تھا اور مربع شکل میں ڈیزائن کیا گیا تھا۔ اس علاقہ میں یہ بلڈنگ شاہانہ وقار کی حامل تھی۔ تاہم اب میاں محمد بخش صاحب کی اولاد اس مقیم میں نہ تھی۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل کے بیٹے غلام محمد رشید احمد اس میں رہ رہے تھے۔ میاں محمد بخش صاحب کی اس وقت زندہ اولاد میں سے میاں غلام سرور لندن میں رہائش پذیر تھے۔ غلام محمد رشید احمد اونچا سنتے تھے اور احمدیہ بیت الذکر کے پاس مطب کھول رکھا تھا۔ غلام سرور کے چاروں برادران فوت ہو چکے تھے۔

خاکسار نے اس خاندانی عمارات کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔ قیمتی الماریوں اور کھڑکیوں کا رنگ اڑ چکا تھا اور بعض منڈیروں پر کریک (Cracks) آ چکے تھے۔ احمدیہ بیت الذکر پر غیر احمدیوں کا قبضہ 1985ء میں ہو چکا تھا اور جماعت کے لوگ زیادہ تر ہجرت کر چکے تھے۔ میاں محمد سرور (صدر جماعت) کے زیر اہتمام 1979ء میں خاکسار نے اسی بیت الذکر میں تربیتی کلاس کروائی تھی۔ بعد میں حالات بدل گئے۔

افراد جماعت کڑیانوالہ

میراں بخش کے بیٹوں میں سے میاں محمد امین، محمد عارف، عبدالعزیز ابھی بقید حیات تھے جبکہ دو بیٹے فوت ہو چکے تھے۔ تینوں بیٹوں میں سے اس وقت شیخ محمد امین ہی کڑیانوالہ میں موجود تھے اور انہوں نے ہی 1979ء کو یہ انٹرویو دیا۔ جبکہ دوسرے بیٹے عبدالعزیز ٹیلرنگ کا کاروبار کرتے تھے۔ تیسرے بیٹے نیروبی میں جماعت کے عہدیدار تھے۔

مندرجہ بالا بزرگوں کی اولاد میں ڈاکٹر علم الدین مشہور تھے۔ ان کی اولاد میں سے کرنل اکرام اللہ، پروفیسر حبیب اللہ (گورنمنٹ کالج لاہور) ابھی زندہ تھے ان کے والد کا نام قطب الدین اور دادا کا نام مسعود تھا۔

صدر جماعت کڑیانوالہ

انٹرویو کے وقت محمد سرور کڑیانوالہ کے صدر تھے وہ بنک میں انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام کرم الٰہی تھا۔ دادا کا نام سلطان خان صاحب تھا۔ آپ کرم الٰہی صاحب کے چھوٹے بیٹے تھے۔ ان کے والد کرم الٰہی صاحب نے جہلم میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ایک اور نام بھی کرم الٰہی صاحب کا ہے جو خاندان کے دوسرے شخص تھے انہوں نے 1932ء میں بیعت کی تھی۔ ان کے بیٹے عنایت اللہ سے خاکسار کی ملاقات ہوئی۔ حکیم ممتاز ان کے بڑے بھائی تھے۔ ان کے دادا کا نام عماد الدین تھا۔ میاں محمد سرور کے دادا کا نام سلطان محمد تھا۔ یہ سب افراد آپس میں رشتہ دار تھے راجپوت بھٹی برادری سے تعلق رکھتے تھے۔

ڈاکٹر اقبال کا خاندان

قطب الدین کے ایک بھائی تھے جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ وہ سیالکوٹ چلے گئے تھے اور یہ بھائی ڈاکٹر شیخ محمد اقبال کے عزیز شمار ہوتے ہیں تاہم یہ خاندان بالکل الگ تھلگ تھا۔ شیخ کا لفظ ان سب خاندانوں میں مشترک تھا۔ ڈاکٹر اقبال کا خاندان بھی شیخ کہلاتا ہے یہ سب خاندان کشمیر سے ہجرت کر کے بارڈر پر آباد ہوئے چنانچہ کڑیانوالہ بالکل کشمیر کے بارڈر پر آباد ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے کشمیری خاندانوں کی رہائش دونوں اطراف میں تھی۔ کشمیر میں روزگار کی کمی تھی اور بدامنی تھی۔ گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ میں امن قائم تھا اس لئے کثرت سے لوگ ریاست سے نکل نکل کر پنجاب میں آباد ہوتے چلے گئے۔ یہ کشمیری مہاجرین آج بھی شمالی پنجاب میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ محمد سرور صاحب صدر جماعت کڑیانوالہ نے خاکسار کے اس انٹرویو کو ملاحظہ کیا اور بعض جگہ درستی کی۔ یہ عہدے کے لحاظ سے Inspector co.operative socities تھے اور بنک ملازم تھے۔ اس عہدے سے ریٹائر ہوئے جیسا کہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منتظر احمد صاحب ابن مکرم منیر الدین شمس صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے دادا محترم چوہدری شمس الدین صاحب ابن مکرم چوہدری کریم الدین صاحب مورخہ 15 جون 2009ء کو بیت الکریم ٹاؤن شپ لاہور میں نماز فجر کے وقت حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت الکریم ٹاؤن شپ میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بوجہ موصی ہونے کے مورخہ 16 جون 2009ء کو آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ آپ آخری وقت تک سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ لمبا عرصہ تک صدر حلقہ اور زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ٹاؤن شپ لاہور رہے۔ بوقت وفات آپ کے سپرد امین حلقہ کی ذمہ داری تھی۔ باقاعدہ نماز باجماعت کے عادی تھے۔ موسم کی خرابی آپ کی نماز باجماعت کی ادائیگی میں کبھی حائل نہ ہوئی۔ روزانہ باوجود سواری ہونے کے پیدل فجر کی نماز کے لئے بیت میں جانے کو ترجیح دیتے تھے۔ جس کا گھر سے فاصلہ یکطرفہ تقریباً دو کلومیٹر ہے۔ باقاعدہ نماز تہجد کے عادی تھے۔ سادہ طبیعت خوش اخلاق، نڈر داعی الی اللہ تھے۔ کثیر تعداد میں مہمانوں کو زیارت مرکز کے لئے لاتے رہے۔ بیت الکریم ٹاؤن شپ کے لئے جگہ کی خرید، تعمیر اور اس کی آبادکاری کیلئے آخر دم تک بہت محنت کی۔ ٹاؤن شپ کے ایک ایک گھر سے محبت و پیار والا تعلق تھا۔ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم منیر الدین شمس صاحب صدر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور، مکرم نصیر الدین صاحب بیلجیئم، مکرم صلاح الدین طارق صاحب انگلینڈ، چار بیٹیاں مکرمہ نصرت مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب نائب امیر سرگودھا، مکرمہ صادقہ قدسیہ صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد طاہر صاحب، مکرمہ عابدہ وسیم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب سلطان پورہ لاہور اور مکرمہ راشدہ علیم صاحبہ زوجہ مکرم عطاء العلیم مسلم صاحب انگلینڈ چھوڑی ہیں۔ تمام اولاد بفضل خدا شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کینیڈین امیگریشن کے قوانین میں مزید آسانی

جو لوگ کینیڈا میں (Saskatchewan) صوبہ میں جانے کے خواہشمند ہیں ان کیلئے Government of Saskatchewan نے نمبروں میں مزید کمی کر دی ہے جو کہ 65 نمبروں سے کم کر کے 35 نمبر کر دیئے ہیں۔ اس طرح اب آپ بھی نئے قوانین کے تحت درخواست دینے کے اہل ہو سکتے ہیں۔

بنیادی ضروری اہم معلومات

1۔ عمر کم سے کم 18 سال اور زیادہ سے زیادہ 55 سال ہونی چاہئے۔

2۔ تعلیم کم از کم 12 سال کی ہونی چاہئے (جن کی تعلیم 12 سال کی ہو ان کے پاس ایک سال کا کوئی ٹیکنیکل ڈپلومہ ہونا لازمی ہے)

3۔ انگلش زبان کا ٹیسٹ IELTS (انٹرنیشنل انگلش لینگویج ٹیسٹنگ سسٹم) لازمی ہے۔

4۔ آپ کا پروفیشن کے مطابق کم از کم 1 سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔

5۔ جن لوگوں کو فرنچ (French) زبان بھی آتی ہے ان کو سیکنڈری زبان کے طور پر نمبر ملیں گے۔

6۔ اگر آپ کا کوئی قریبی رشتہ دار (Saskatchewan) میں ہے تو اس کا حوالہ دیں، رشتہ داروں میں ماں، باپ، بہن، بھائی، خالہ، خالو، چاچا، چاچی، تایا، تائی، ماموں، ممانی کزن وغیرہ شامل ہیں۔

7۔ Saskatchewan میں امیگریشن کی درخواست دینے کیلئے آپ کو Saskatchewan State کی کسی کمپنی سے ملازمت کی پیشکش لازمی ہے اور آپ کے پاس جاب لیٹر ہونا ضروری ہے۔

8۔ درخواست جمع کروانے کے بعد Immigration Department آپ کی درخواست کو 6 ماہ سے ایک سال کے اندر اندر مکمل کر دیتا ہے۔

9۔ Saskatchewan Skilled Immigration System کیلئے 35 نمبر درکار ہیں۔ آپ کی عمر، تعلیم، تجربہ، انگلش زبان کا ٹیسٹ اور دیگر امور شامل ہوں گے۔ جن کو ملا کر 35 نمبر بنیں گے۔

اہم نوٹ: Saskatchewan میں جو لوگ امیگریشن کی درخواست دینا چاہتے ہیں ان کو کم سے کم دس ہزار کینیڈین ڈالر Saskatchewan State کو دو سال کے لئے جمع کروانے ہونگے۔ جو کہ دو سال بعد قابل واپسی ہوں گے۔

مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ

http://immigration.gov.sk.ca

یا http://cic.gc.ca

محمد عثمان قمر صاحب سے رابطہ کریں۔

0333-9794717,047-6211041

Email:info@eveshineint.com

(نظارت صنعت وتجارت)

کاروبار کے مواقع

منسٹری آف لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پاکستان کے تحت چھوٹے ڈیری فارمرز کیلئے اہم منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔

دودھ کی پیداوار بڑھانے کا اہم قومی منصوبہ

اہم نکات:

☆ مویشی پال حضرات اپنی تنظیم بنائیں اور حکومت سے فنی معاونت حاصل کریں۔

☆ پروگرام کی طرف سے پراجیکٹ ایریا میں مویشیوں کے لئے مفت حفاظتی ٹیکہ جات لگائے جا رہے ہیں۔

☆ ملک پروڈیوسر گروپس ممبران کے مویشی پال حضرات کو مفت تربیت دی جا رہی ہے۔

☆ ڈیری ڈویلپمنٹ پروگرام کی طرف سے ایم پی جی کو مفت کولنگ ٹینک کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

☆ چارے کے بیج، خشک چارے کی گٹھ بندی اور سائیلج وغیرہ کیلئے مشینری کی خریداری میں مالی معاونت کی جا رہی ہے۔

گوشت کی پیداوار بڑھانے کا اہم قومی منصوبہ

جدید اصولوں کے مطابق مویشیوں کو فربہ کرنے کے فارم، جدید مذبح خانے اور معیاری گوشت کی دکانیں بنائیں۔

اہم نکات

☆ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع

☆ معیاری گوشت کی پیداوار میں اضافہ

☆ 6 سو فارمرز کی جانوروں کو فربہ کرنے کی جدید ٹیکنالوجی میں ٹریننگ

☆ پاکستان بھر سے سٹاف کی بیرون ملک اعلیٰ فنی اداروں سے جدید طریقے پر مذبح خانے چلانے اور گوشت کاٹنے کی تربیت۔

مزید معلومات کیلئے

لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ

051-2605711-2

پنجاب (لاہور) 042-8230949

سندھ (حیدرآباد) 022-9240208

سرحد (پشاور) 091-5262971

بلوچستان (کوئٹہ) 081-2863537

شمالی علاقہ جات (گلگت) 05811-920118

آزاد جموں وکشمیر (میرپور)

058279-26700

ویب سائٹ: www.iddb.org.pk

(نظارت صنعت وتجارت)

آئی ایم ایف اور آئی بی آر ڈی

بین الاقوامی مالی فنڈ یا آئی ایم ایف اور بین الاقوامی ترقیاتی و بحالیاتی بینک یا آئی بی آر ڈی، دنیا کے دو اہم ترین مالیاتی ادارے ہیں ان دونوں اداروں کے صدر دفاتر واشنگٹن ڈی سی میں ہیں اور دونوں ہی ادارے اقوام متحدہ سے منسلک با اختیار اداروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آئی ایم ایف، رکن ممالک کی درخواستوں پر غیر ملکی سکہ مہیا کرنے اور بین الاقوامی قرضے چکانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ آئی بی آر ڈی یا عالمی بینک اپنے فنڈ میں سے رکن ممالک اور نجی اداروں کو قرضے فراہم کرتا ہے تا کہ پیداواری سرمایہ کاری، بیرونی تجارت اور قرضوں سے سبکدوشی کے مواقع مہیا ہو سکیں۔

11 جولائی 1950ء وہ دن تھا جب پاکستان دنیا کے ان دو اہم ترین مالیاتی اداروں کا رکن بنا۔

پاکستان اور آئی ایم ایف کے معاہدہ کی شرائط کی رُو سے 22 جولائی 1950ء میں پاکستانی سکہ کی قیمت کی اطلاع اس فنڈ کو دی گئی۔ جس نے اس بات کی جانچ پڑتال کی کہ آیا پاکستان کے سکہ کی یہ قیمت مناسب ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں فنڈ کو جن معلومات کی ضرورت پڑی وہ وقتاً فوقتاً بہم پہنچائی جاتی رہیں۔ 17 مارچ 1951ء کو فنڈ کی مجلس عاملہ نے پاکستانی سکہ کی قیمت متفقہ طور پر منظور کر لی اور اسے ڈالر سے منسلک کر دیا۔

داخلہ برائے اپرنٹس نرسز

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 25/اگست 2009ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس بمعہ رابطہ نمبر اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B کا ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

17/ جولائی 2009ء

6-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں تلاوت،خبریں
7-10 am	لقاءمع العرب 14 دسمبر 1994ء
8-10 am	المائدہ
8-35 am	درس ملفوظات
9-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-25 am	ترجمۃ القرآن 6 اکتوبر 1998ء
10-25 am	جلسہ سیرت النبی ﷺ
11-40 am	دورہ حضور انور سیکنڈے نویا 2005ء
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث،خبریں
1-00 pm	گلشن وقف نو 28 دسمبر 2008ء
2-05 pm	سرائیکی سروس
2-50 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک مجلس سوال وجواب
3-50 pm	انڈونیشین سروس
4-50 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
6-00 pm	براہ راست خطبہ جمعہ
7-10 pm	تلاوت، درس حدیث،خبریں
8-00 pm	بنگلہ پروگرام
9-05 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10-00 pm	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
11-10 pm	خطاب حضور انور جلسہ سالانہ گھانا

18/ جولائی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی
3-10 am	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
4-20 am	فوڈ فار تھاٹ
4-50 am	اعتراضات کے جواب
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-20 am	تلاوت، درس حدیث،خبریں
7-15 am	فرنچ پروگرام
7-40 am	لقاءمع العرب 20 دسمبر 1994ء
9-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-15 am	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
10-25 am	فوڈ فار تھاٹ
10-55 am	راہ ھدیٰ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث،خبریں
1-00 pm	سوال وجواب 25 جولائی 1997ء
2-25 pm	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
3-25 pm	رفقائے احمد
4-00 pm	انڈونیشین سروس
4-55 pm	فرنچ سروس
5-35 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
6-05 pm	تلاوت،خبریں
6-50 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	براہ راست انتخاب سخن
8-50 pm	حضور انور کی طلبا جامعہ احمدیہ کی 8 فروری 2009ء کی ایک نشست
10-05 pm	راہ ھدیٰ
11-05 pm	رفقائے احمد
11-40 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے (دوبارہ)

19/ جولائی 2009ء

12-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-30 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-00 am	طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست (دوبارہ)
4-15 am	راہ ھدیٰ
5-15 am	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
6-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-40 am	تلاوت، درس حدیث
7-20 am	لقاءمع العرب 21 دسمبر 1994ء
8-25 am	رفقاء احمد
9-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-30 am	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
10-30 am	ریئل ٹاک
11-30 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث
12-35 pm	گلشن وقف نو
1-30 pm	ریئل ٹاک
2-15 pm	فوڈ فار تھاٹ
2-50 pm	دورہ حضور انور
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-05 pm	سپینش سروس
6-00 pm	تلاوت، درس حدیث
6-30 pm	عربی سیکھیے
6-55 pm	بنگلہ پروگرام
8-00 pm	خطبہ جمعہ 17 جولائی 2009ء
9-10 pm	گلشن وقف نو
9-55 pm	فوڈ فار تھاٹ
10-30 pm	ریئل ٹاک
11-15 pm	سوال وجواب

☆☆☆

خبریں

صدارتی آرڈیننس میری ایڈوائس پر جاری ہوا وزیراعظم

گیلانی نے کہا ہے کہ صدر نے پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی آرڈیننس میری ایڈوائس پر جاری کیا ہے۔ اس حوالے سے سپریم کورٹ جو بھی فیصلہ کرے گی ہم اس کا احترام کریں گے ہم کوئی بھی فیصلہ عوام کے مفادات کے خلاف نہیں کر سکتے مگر ملک کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض اوقات سخت فیصلے کرنا پڑتے ہیں۔ کاربن ٹیکس نافذ کر کے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ یہ پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ تھا۔

صدارتی آرڈیننس کے خلاف مظاہرے

حکومت کی جانب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے جارہے ہیں۔ جبکہ کئی سیاسی وسماجی تنظیموں نے آئندہ دنوں میں مظاہروں کا اعلان کر دیا ہے۔

صدارتی آرڈیننس سپریم کورٹ میں چیلنج

صدر پاکستان کی جانب سے پٹرولیم مصنوعات پر نافذ کردہ پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی آرڈیننس مجریہ 2009ء سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ پٹیشن میں بتایا گیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 77 کے تحت صدر کو ٹیکس لگانے کا اختیار نہیں۔ درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ آرڈیننس کو کالعدم قرار دیا جائے۔ مسلم لیگ (ن) کے سینئر رہنما ظفر اقبال جھگڑا نے عدالت عظمیٰ میں صدارتی آرڈیننس کیخلاف پٹیشن دائر کی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 جولائی

طلوع فجر	4:41
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	1:14
غروب آفتاب	8:18

شادابی
برسات کی آمد ہے استعمال کریں
گرمی دانوں کیلئے مفید ہے خون صاف کرتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر:6212764
گھر:6211379 موبائل 0300-7715840

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

FD-10

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج بوالیس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

خوشخبری جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر پارسلوں کی ترسیل پر زبردست آفر
یو۔کے جرمنی کینیڈا۔آسٹریلیا۔امریکہ
230 روپے 250 روپے 400 روپے
دیگر ممالک کیلئے بھی مناسب ریٹ
گلوبل کوریئر سروس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
047-6215744,0334-6365127